www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

الدرر البہیۃ

تالیف:

امام مجتہد محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ

مترجم

عبید اللہ عبید

مبعوث رئاسۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد (سعودی عرب)

ناشر

مکتبۃ الدعوۃ ○ ۱۱۔ شادباغ لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

الدرر البہیہ

تالیف:

امام مجتہد محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ

مترجم

عبید اللہ عبید

مبعوث رئاسۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد (سعودی عرب)

www.KitaboSunnat.com

ناشر

مکتبۃ الدعوۃ ◎ ارشاد باغ لاہور، پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ابتدائیہ

موجودہ دور میں اس فکر کو عام کرنے کی شدید ضرورت ہے کہ ہر مسلمان کو صرف کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس لیے کہ یہی فکر امتِ مسلمہ کی بنیاد ہے اور اسی پر اس کی بقا اور استحکام کا انحصار ہے اور یہی امت کے بکھرے ہوئے شیرازے کو مجتمع کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس مقصد کے لیے جتنی بھی جد و جہد کی جائے کم ہے اور یہ بات ہمارے لیے باعثِ مسرت ہے کہ مکتبۃ الدعوۃ لاہور نے اس جد و جہد میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے اور اس سلسلے میں امام شوکانی رحمہ اللہ کی گراں قدر تصنیف "الدرر البھیۃ" شائع کی ہے اور اب اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ جو لوگ عربی زبان سے ناآشنا ہیں، اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس کے بعد اردو زبان میں "اسلامی فقہ" کے نام سے ایک اور کتاب شائع کرنے کا پروگرام ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ادارہ

۱۳ رجب ۱۳۹۸ ھ

۹۹-... ماڈل ٹاؤن ...
212

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وعلیٰ آلہ الطیبین الطاھرین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین

نظافت اور پاکیزگی

پانی (اصولی طور پر) پاک ہوتا ہے اور دوسری اشیاء کو پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن اس کے ان دو اوصاف کو ایسی نجاست ختم کر دیتی ہے جو اس کی بو یا رنگ یا ذائقے کو بدل دے۔ اور اس کے دوسری اشیاء کو پاک کرنے کے وصف کو ایسی پاک اشیاء بھی بدل سکتی ہیں جو اس کو سادہ پانی نہ رہنے دیں۔ اس معاملے میں قلیل اور کثیر دو مٹکوں سے زائد یا کم، متحرک اور ساکن، مستعمل اور غیر مستعمل پانی میں کوئی فرق نہیں۔

فصل | نجاستیں یہ ہیں:۔ انسان کا بول و براز لیکن شیر خوار بچے کا پیشاب نہیں۔ اور کتے کا لعابِ دہن۔ حرام جانوروں کا فضلہ، حیض کا خون اور خنزیر کا گوشت۔ ان کے علاوہ باقی اشیاء کے بارے میں اختلاف ہے۔ چونکہ ہر چیز کے بارے میں اصولی بات یہ ہے کہ وہ پاک ہے لہٰذا اس کا یہ وصف کسی ایسی دلیل سے ہی زائل ہو سکتا ہے جس کے مقابلے میں، اس کے برابر کی یا اس سے زیادہ وزنی دلیل موجود نہ ہو۔

فصل | جو چیز ناپاک ہو اسے پانی سے اس حد تک دھویا جائے کہ اس نجاست کا حجم اور رنگ اور بد بو اور ذائقہ باقی نہ رہے تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور جوتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نجاست کی حقیقت کا بدل جانا طہارت کا باعث ہے اس لیے کہ جس چیز کی وجہ سے اس پر نجس ہونے کا حکم لگایا گیا تھا، وہ باقی نہیں رہی۔ جس چیز کو دھونا ممکن نہ ہو اس پر اتنا پانی بہا دیا جائے یا اس میں سے اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اس نجاست کا کوئی نشان باقی نہ رہے تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور طہارت کا اصل ذریعہ پانی ہے۔ کوئی اور چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی اِلّا یہ کہ شارع نے کسی اور چیز کے بارے میں اجازت دی ہو۔

قضائے حاجت | جس شخص کو حاجت ضروریہ ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ زمین سے قریب ہونے سے پہلے کپڑا نہ اٹھائے اور آبادی سے دور چلا جائے یا پھر بیت الخلاء میں بیٹھے۔ اور اس دوران باتیں نہ کرے اور ایسی تمام چیزیں اپنے سے الگ کر دے جو قابلِ احترام ہیں اور وہ ایسی جگہوں پر نہ بیٹھے جن سے شرع نے منع کیا ہے یا عام لوگ وہاں بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ اس دوران وہ قبلے کی طرف منہ یا پشت نہ کرے۔ اور تین ڈھیلوں یا ان کے بجائے کسی اور پاک چیز سے استنجاء کرے۔ قضائے حاجت کی ابتداء میں استعاذہ اور فراغت کے بعد استغفار اور حمد کرنی چاہیے۔

وضو | یہ ہر مکلف پر ضروری ہے کہ اسے یاد رہے تو وضو کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے اور کلی کرے اور پانی سے ناک صاف کرے اور اپنے پورے چہرے کو دھوئے۔ پھر کہنیوں سمیت بازو دھوئے اور پھر کانوں اور سر کا مسح کرے۔ سر کے کچھ حصے کا اور پگڑی پر مسح کرنا بھی کفایت کر جاتا ہے۔ اس کے بعد ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے اور اسے موزوں پر مسح کرنے کی بھی اجازت ہے اور وضو نماز پڑھنے کی نیت کے بغیر شرعی نہیں ہوتا۔

فصل | سر کے علاوہ باقی تمام اعضاء کو تین تین بار دھونا مستحب ہے اور اعضاء کو مقررہ حد سے زیادہ تک دھونا اور وضو سے پہلے مسواک کرنا اور ابتداء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں تین بار پہنچوں تک ہاتھ دھونا بھی مستحب ہے۔

فصل | وضو بول و براز یا ہوا خارج ہونے یا غسل کو فرض کر دینے والے سبب کے پیدا ہو جانے یا لیٹ کر سونے یا اونٹ کا گوشت کھانے یا قے کرنے یا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی بنا پر ٹوٹ جاتا ہے۔

غسل | شہوانی افعال یا خیالات کی بنا پر منی خارج ہونے اور حیض و نفاس اور احتلام ہو جانے اور موت یا اسلام لانے کی وجہ سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔

فصل | فرض غسل کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے سارے جسم پر پانی بہا دے یا اس میں غوطہ لگا دے، کلی کرے، پانی سے ناک صاف کرے اور جن اعضاء کو ملنا ممکن ہو ملے اور غسل اس وقت تک شرعی نہیں ہوتا جب تک اس کے سبب کو دور کرنے کی نیت نہ کی جائے۔ غسل کے لیے پاؤں کے علاوہ وضو کے باقی اعضاء کو پہلے دھونا اور داہنے اعضاء سے شروع کرنا مندوب ہے۔

فصل | نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین اور میت کو غسل دینے کے بعد اور احرام باندھنے اور مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا چاہیئے۔

تیمّم | جس شخص کو پانی میسر نہ ہو یا اس کے استعمال میں اسے نقصان کا اندیشہ ہو، تو اس کے لیے تیمّم کے ساتھ وہ کام جائز ہوتے ہیں جو وضو اور غسل کے بعد کیے جا سکتے ہیں تیمّم کے ارکان اس طرح ہیں کہ طہارت کا ارادہ کرتے ہوئے اور بسم اللہ پڑھ کر اور ایک بار مٹی پر ہاتھ مار کر ان کو پہلے اپنے چہرے اور پھر ایک دوسرے پر پھیر لیا جائے۔ اور جن اسباب کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کی وجہ سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

حیض | اس کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ مدت کے تعین کے متعلق کوئی وزنی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح طُہر کے متعلق بھی نہیں۔ لہٰذا جس عورت کے کچھ ایام بطورِ عادت مقرر ہوں تو وہ اس کے مطابق عمل کرے اور جس کے مقرر نہیں ہیں وہ قرائن کو ملحوظ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رکھے۔ حیض کا خون دوسرے خون سے مختلف ہوتا ہے۔ جب عورت اسے موجود پائے تو وہ حائضہ ہوگی اور جب اسے اس کے علاوہ کسی اور رنگ کا خون نظر آئے تو وہ مستحاضہ ہوگی مگر یہ عورت ناپاک تصور نہیں ہوگی۔ وہ خون کے دھبوں کو دھولے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اس کے برعکس حائضہ نہ تو نماز پڑھے گی اور نہ روزے رکھے گی اور نہ غسل کرنے سے پہلے اس سے جماع ہو سکتا ہے۔ البتہ قضا وہ صرف روزوں کی دے گی۔

فصل نفاس کے زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہوتے ہیں اور کم از کم کوئی حد مقرر نہیں اور اس کا معاملہ حیض کی طرح کا ہے۔

نماز

اوقاتِ نماز ظہر کے وقت کی ابتدار سورج ڈھلنے سے ہوتی ہے اور یہ اس وقت تک ادا کی جا سکتی ہے جب ہر شئے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے لیکن اس میں زوال کا سایہ شامل نہیں ہے اور یہ عصر کے وقت کی ابتدار ہے اور یہ سورج کے صاف اور روشن رہنے تک پڑھی جا سکتی ہے۔ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر سرخی غائب ہونے تک ہے اور اس کے بعد عشار کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو نصف رات تک رہتا ہے اور فجر کا وقت سپیدۂ سحر نمودار ہونے سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ہے لیکن جو شخص سویا رہے یا نماز پڑھنا ہی بھول جائے تو جب بھی اسے یاد آئے نماز پڑھ لے۔ اور جو کسی عذر کی بنا پر وقت میں صرف ایک ہی رکعت پڑھ سکا تو اس کی نماز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گی۔ نماز وقت پر پڑھنا واجب ہے۔ لیکن کسی سبب کی بنا پر نمازوں کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے۔ جس شخص نے تیمم کیا ہو یا اس کی نماز میں یا طہارت میں کمی بیشی رہ گئی ہو تو وہ کسی تاخیر کے بغیر نماز پڑھ لے۔ جس طرح عام لوگ پڑھتے ہیں۔ مکہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر جن اوقات میں نفلی نماز پڑھنا مکروہ ہے وہ اس طرح سے ہیں۔ طلوعِ فجر سے سورج کے اچھی طرح طلوع ہونے تک۔ اور جمعہ کے دن کے علاوہ دوسرے دنوں میں زوال کے وقت اور عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک۔

اذان ہر آبادی کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ ایک مؤذن مقرر کریں جو نمازوں کے اوقات میں شرعی اذان کہے اور سننے والے کو چاہیئے کہ وہ مؤذن کے الفاظ دہرائے اور اذان سے مناسب وقفے کے بعد اقامت کہنی چاہیئے۔

شرائطِ نماز نمازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کپڑوں اور اپنے بدن اور نماز کی جگہ کو نجاست سے پاک کرے۔ اور نماز میں گھٹ کر بکل نہ مارے اور سدل[1] نہ کرے۔ اپنا زیرِ جامہ ٹخنوں سے نیچے نہ کرے اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹے۔ ریشم اور شوخ رنگ کے کپڑے نہ پہنے اور نہ کسی سے چھین کر کپڑے استعمال کرے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر وہ کعبے کو دیکھ رہا ہو تو اس کی طرف منہ کرے اور اگر دیکھ نہ رہا ہو تو تحقیق کر لینے کے بعد اس کی سمت کی طرف رُخ کرے۔

نماز کا طریقہ ارادے اور نیت کے بغیر نماز شرعی نہیں ہوتی۔ درمیانی تشہد

---

[1] سدل کا مفہوم یہ ہے کہ بدن پر صرف چادر ہو جسے کندھوں پر رکھ کر لٹکایا گیا ہو اور اس کے علاوہ کوئی تہ بند یا قمیص نہ ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور جلسۂ استراحت کے سوا اس کے تمام ارکان فرض ہیں اور اذکار میں سے تکبیر کہنا، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا خواہ کوئی مقتدی ہو اور آخری تشہد اور سلام پھیرنا فرض ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام اذکار مسنون ہیں اور وہ ہیں چار دفعہ رفع الیدین کرنا، ہاتھ باندھنا، تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنا، تعوذ اور آمین کہنا، فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورہ پڑھنا، درمیانی تشہد اور رکن میں دعائیں پڑھنا اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے دعا مانگنا خواہ وہ دعا مسنون ہو یا نہ ہو۔

فصل باتیں کرنے اور غیر متعلق کام کرنے اور کسی شرط یا رکن کو عمداً چھوڑ دینے کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

فصل غیر مکلف شخص پر نماز فرض نہیں ہے اور جو شخص اشارے سے بھی نماز پڑھنے سے عاجز ہو یا اس پر غشی طاری ہو جائے حتیٰ کہ نماز کا وقت جاتا رہے تو اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ بیمار آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر اتنی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اتنی طاقت بھی نہیں تو پھر لیٹ کر پڑھ لے۔

نفلی نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعتیں، عصر سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں مغرب اور عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔ علاوہ ازیں چاشت کی نماز اور تہجد جس کی زیادہ سے زیادہ تیرہ[۱۳] رکعتیں ہیں جن کے آخر میں وتر ہوتا ہے اور تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں اور نمازِ استخارہ اور ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں، یہ سب نفلی نمازیں ہیں۔

باجماعت نماز یہ سنتوں سے زیادہ مؤکد ہے اور کم از کم دو آدمیوں سے پڑھی جاسکتی ہے لیکن نمازی زیادہ ہوں تو ثواب بھی زیادہ ہوگا۔ غیر افضل شخص کی اقتداء میں بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ امام قابل قدر لوگوں میں سے ہو۔ مرد عورتوں کی امامت کر سکتا ہے لیکن عورت مردوں کی نہیں اور فرض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے والا نفل پڑھنے والے اور نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی امامت کر سکتا ہے۔ نماز کو باطل کر دینے والے افعال کے سوا ہر کام میں امام کی متابعت ضروری ہے اور کوئی شخص ان لوگوں کا امام نہ بنے جو اسے ناپسند کرتے ہوں۔ امام کمزور لوگوں کا خیال کرتے ہوئے نماز پڑھائے۔ امامت کے لیے سب سے زیادہ حق دار حاکمِ وقت، صاحبِ خانہ اور حافظِ قرآن ہے۔ پھر عالمِ دین اور پھر عمر میں بڑا شخص۔ اگر امام کی نماز میں کوئی نقص ہو تو اس کی ذمہ داری اسی پر ہوگی، مقتدیوں پر نہیں۔ مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں البتہ نمازی دو ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہو اور عورتوں کی امام صف کے درمیان میں کھڑی ہو۔ سب سے آگے مردوں کی صفیں ہونی چاہیئے پھر بچوں کی اور پھر عورتوں کی۔ پہلی صف میں کھڑا ہونے کے لائق وہ لوگ ہیں جو عقل و دانش رکھتے ہوں۔ اور نمازیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ صفوں کو درست رکھیں اور خلاء کو پُر کریں۔ پہلی صف کو پہلے مکمل کیا جائے اور پھر دوسری صفوں کو۔

سجدۂ سہو سہو کے دو سجدے ہیں۔ سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد میں تکبیرِ تحریمہ اور تشہد اور سلام کے ساتھ۔ اور یہ کسی مسنون فعل کو بھول کر ترک کرنے یا ایک آدھ رکعت زیادہ پڑھ دینے یا رکعتوں کی تعداد میں شک پڑنے کی صورت میں کرنے چاہیئے اور جب امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی کو بھی کرنا چاہیئے۔

قضائے نماز اگر نماز کو کسی عذر کی بنا پر نہیں بلکہ عمداً ترک کر دیا جائے تو اللہ کا فرض ادا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے اور اگر کسی عذر کی بنا پر ہو تو یہ قضا نہیں بلکہ یہ عذر ختم ہونے کے بعد ادا ہی ہے البتہ عیدین کی نماز دوسرے دن میں ادا کرنی چاہیئے۔

نمازِ جمعہ جمعہ کی نماز، عورت اور غلام، مسافر اور مریض کے علاوہ ہر مکلف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر فرض ہے اور یہ عام نمازوں کی طرح ہے البتہ اس سے پہلے دو خطبے ہونے چاہیئے اور اس کا وقت نمازِ ظہر کا ہے۔ جو شخص جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو وہ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ اور خطبے کے دوران خاموش رہے۔ جمعہ کے لیے جلدی آنا، خوشبو لگانا اور صاف ستھرا لباس پہننا اور امام کے قریب بیٹھنا مندوب ہے۔ جس شخص کو جمعہ کی ایک رکعت مل جائے اس کا جمعہ ادا ہو جائے گا اور اگر جمعہ عید کے دن آجائے تو اس کی رخصت ہے۔

نمازِ عیدین اس میں دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ پہلی رکعت میں قرارت سے پہلے سات تکبیریں کہی جائیں اور دوسری میں پانچ۔ نماز کے بعد امام خطبہ دے۔ عید کے لیے صاف ستھرا لباس پہننا اور آبادی سے باہر جانا اور آنے جانے کے لیے راستہ بدلنا مستحب ہے۔ عید الفطر کے لیے کچھ کھا کر جانا چاہیئے لیکن عید الاضحیٰ کے لیے نہیں نمازِ عید کا وقت سورج کے نیزے کے برابر بلند ہونے سے لے کر ڈھلنے تک ہے۔ اور اس نماز کے لیے اذان ہے نہ اقامت۔

نمازِ خوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز مختلف طریقوں سے پڑھی ہے اور وہ سب درست ہیں۔ جب حالتِ خوف ہو اور جنگ زوروں پر ہو تو سواری پر اور پیدل چلتے ہوئے پڑھ لینی چاہیئے خواہ آدمی کا رخ قبلے کی طرف نہ رہے اور خواہ اسے اشارے سے پڑھنی پڑے۔

نمازِ سفر جو شخص اپنی قیام گاہ سے سفر کے ارادے سے نکلے اس پر قصر واجب ہے خواہ اس کا سفر ۱۲ میل سے کم ہو۔ اگر وہ کسی شہر میں تردد کی حالت میں مقیم ہو تو بیس دنوں تک قصر کر سکتا ہے اور اگر وہ چار دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو ان کے گزرنے کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔ مسافر کو دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کی اجازت ہے، ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ۔ جمع خواہ تقدیم کی صورت میں ہو یا تاخیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی صورت میں۔

نمازِ کسوف یہ نماز مسنون ہے اور زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ اس کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع ہیں۔ رکوعوں کی تعداد تین اور چار اور پانچ بھی منقول ہوئی ہے اور ہر دو رکوعوں کے درمیان قراءت کی جائے۔ علاوہ ازیں ہر رکعت میں ایک رکوع کا بھی ذکر آیا ہے۔ اس موقع پر دعا، تکبیر، صدقہ و خیرات اور استغفار کرنا مسنون ہے

نمازِ استسقاء قحط کے اندیشے کی صورت میں دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے اور ان کے بعد خطبہ دیا جائے جس میں اللہ کا ذکر ہو اور اس کی اطاعت کی ترغیب دلائی جائے اور معصیت سے بچنے کی تلقین کی جائے۔ امام اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ قحط سے نجات کے لیے کثرت سے استغفار اور دعا کریں اور اپنے اوپر کی چادریں پلٹیں۔

جنائز مریض کی عیادت کرنا اور قریب المرگ شخص کے پاس کلمۂ شہادت مناسب آواز سے پڑھنا مرنے کے بعد اس کی آنکھیں بند کرنا اور اسے قبلہ رو کرنا اور اس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنا اور اس کے کفن دفن کے لیے جلدی کرنا سنت ہے البتہ اگر اس کی زندگی کی تحقیق مقصود ہو تو تاخیر بھی درست ہے۔ اسی طرح اس کا قرض ادا کرنا اور اس کی نعش پر کپڑا ڈالنا مسنون ہے۔ میت کا بوسہ لینا جائز ہے اور مریض کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے حسنِ ظن رکھے اور اس کی طرف رجوع کرے اور مرنے سے پہلے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جائے +

فصل مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے اور اس کے لیے رشتہ دار دوسروں سے زیادہ حق دار ہیں جب کہ میت ان کی صنف سے ہو اور میاں بیوی باہم زیادہ حق رکھتے ہیں۔ غسل تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دینا چاہیے اور آخری بار کافور بھی ڈالنا چاہیے اور داہنے اعضاء سے ابتداء کرنی چاہیے البتہ شہید کو غسل نہیں دینا چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل میت کو کفن دینا ضروری ہے خواہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مالک نہ ہو۔ اور اس کی استطاعت کے مطابق اچھا کفن پہنانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بہت زیادہ قیمتی نہیں ہونا چاہیئے۔ شہید کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے جن میں وہ شہید ہوا ہو۔ میت کے بدن اور اس کے کفن کو خوشبو لگانا پسندیدہ ہے۔

فصل میت کا جنازہ پڑھنا ضروری ہے اور امام مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑا ہو اور چار یا پانچ تکبیریں کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورہ پڑھے اور دوسری تکبیروں کے درمیان مسنون دعائیں مانگے۔ خیانت کار اور خودکشی کرنے والے اور کافر اور شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔ جنازہ قبر پر اور غائبانہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

فصل جنازے کو لے کر جلدی جانا چاہیئے اور اس کے ساتھ چلنا اور اسے کندھا دینا سنت ہے۔ جنازے کے آگے اور پیچھے چلنے میں کوئی حرج نہیں البتہ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے۔ نوحہ اور تشہیر حرام ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ آگ لے جانا اور گریبان پھاڑنا اور واویلا کرنا بھی حرام ہے۔ جنازے کے ساتھ جانے والے اس وقت تک نہ بیٹھیں جب تک اسے رکھ نہ دیا جائے۔ جنازے کے لیے کھڑا ہونا منسوخ ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ حسب ذیل اموال میں فرض ہوتی ہے جب مالک مکلف ہو۔

حیوانوں کی زکوٰۃ حیوانوں میں سے اونٹوں، گائے اور بکریوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

فصل جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو ان پر ایک بکری اور پھر ہر پانچ اونٹوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر ایک بکری لازم آتی ہے۔ جب اونٹوں کی تعداد پچیس ۲۵ ہو جائے تو ان میں ایک سال کی اونٹنی یا دو سال کا اونٹ اور چھتیس میں دو سال کی اونٹنی اور چھیالیس میں تین سال کی اونٹنی اور اکسٹھ میں چار سال کی اونٹنی اور چھہتر میں دو دو سال کی دو اونٹنیاں اور اکانوے سے ایک سو بیس تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں اور اگر تعداد اس سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس پر دو سال کی اونٹنی اور ہر پچاس پر تین سال کی اونٹنی لازم آئے گی۔

فصل | تیس گایوں پر ایک بچھڑا یا بچھیا اور چالیس پر دو سال کا بیل یا گائے لازم آئے گی۔

فصل | چالیس سے ایک سو اکیس بکریوں تک ایک بکری اور دو سو ایک تک میں دو بکریاں اور تین سو ایک تک تین بکریاں اور پھر ہر سو میں ایک بکری لازم آئے گی۔

فصل | زکوٰۃ کے خوف سے متفرق جانوروں کو جمع کرنا اور جو ایک گلّے میں ہوں انہیں متفرق کر دینا جائز نہیں۔ نصاب سے کم تعداد پر اور دو متعین مقداروں کے درمیانی اجزاء پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی اور شراکت دار زکوٰۃ میں برابری کے ساتھ شریک ہوں گے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا اور بھینگا اور عیب دار اور عمر میں چھوٹا اور زیادہ کھانے والا اور پالتو جانور اور شیر دار اور سانڈ وصول نہیں کیا جائے گا۔

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ | جب ان میں سے کسی ایک پر سال گزر جائے تو اس میں سے چالیسواں حصہ دینا ہوگا۔ سونے کا نصاب ۷½ تولے اور چاندی کا ۵۲½ تولے ہے اس سے کم مقدار پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ سونے چاندی کے علاوہ جواہرات اور اموالِ تجارت اور دیگر قیمتی اشیاء پر زکوٰۃ نہیں۔

زرعی پیداوار کی زکوٰۃ | گندم اور جَو اور مکئی اور چھوہاروں اور منقوں میں سے دسواں حصہ دینا واجب ہے۔ جو فصلیں رہٹ وغیرہ کے ذریعے سیراب کی جاتی ہیں ان میں بیسواں حصہ فرض ہے اور اس کا نصاب بیس من ہے۔ ان کے علاوہ سبزیوں وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں۔ شہد میں دسواں حصہ واجب ہے اور زکوٰۃ وقت سے پہلے دینا بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے۔ حاکمِ وقت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر مقام کے اغنیار کی زکوٰۃ وہیں کے فقرار پر صرف کرے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والا شخص اپنی زکوٰۃ حاکمِ وقت کے سپرد کرنے سے بری الذمہ ہو جاتا ہے خواہ وہ حاکم ظالم ہی ہو۔

مصارفِ زکوٰۃ یہ آٹھ ہیں جیسا کہ آیت میں مذکور ہیں اور زکوٰۃ بنو ہاشم اور ان کے آزاد کردہ غلاموں، مال داروں اور کمانے کے قابل افراد کے لیے جائز نہیں۔

صدقۂ فطر اس کی مقدار ۲ سیر گیارہ چھٹانک ہے جو کہ روزمرہ کی خوراک میں سے گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جائے اور یہ غلام کے مالک اور کم سن ذمہ دار پر بھی واجب ہے اور اسے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے ادا کیا جائے اور جس شخص کے پاس اس دن کے لیے اپنی خوراک سے زیادہ اناج نہ ہو تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے اور اس کا مصرف زکوٰۃ کا سا ہے۔

خمس مالِ غنیمت اور دفینے میں سے پانچواں حصہ دینا ضروری ہے اور ان کے علاوہ کسی اور میں فرض نہیں ہے اور اس کا مصرف اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ الآیہ میں مذکور ہے۔

روزہ

چاند طلوع ہونے کے متعلق کسی دیانت دار آدمی کی شہادت کی بنا پر رمضان کے روزے رکھنا فرض ہو جاتا ہے یا پھر شعبان کے ایام پورے ہو جائیں۔ اگر تیس دنوں سے پہلے شوال کا چاند نظر آئے تو روزے تیس ۳۰ رکھنے ضروری ہیں۔ جب ایک علاقے والے چاند دیکھ لیں تو اس علاقے کے آس پاس کے علاقوں میں رہنے والوں پر بھی روزے فرض ہو جائیں گے اور روزہ رکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ فجر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اس کے لیے ارادہ کرے۔

فصل عمداً کھانے پینے اور جماع اور قے کرنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے پے درپے افطار کیے بغیر روزے رکھنا جائز نہیں اور جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو وہ کفارۂ ظہار کی طرح کفارہ دے۔ روزہ افطار کرنے میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر کرنا پسندیدہ ہے۔

فصل جو شخص کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ چھوڑ دے تو اس کے لیے قضا دینا ضروری ہے۔ مسافر اور اس طرح کے دیگر افراد کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے لیکن اگر انہیں جان کے ضیاع یا جنگ میں کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو تو افطار کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس پر روزے فرض ہو گئے تھے تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح جو بوڑھا روزے رکھنے اور ان کی قضا دینے سے عاجز ہو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کر سکتا ہے۔ نفلی روزہ رکھنے والا روزے کو پورا کرنے کے متعلق پورا اختیار رکھتا ہے۔ اس پر نہ قضا واجب ہے نہ کفارہ۔

نفلی روزے شوال کے چھ روزے اور ذی الحجہ کے نو اور مکمل شعبان کے اور سوموار، جمعرات کے اور ہر مہینے کی تیرہ۔ چودہ اور پندرہ تاریخوں کے روزے رکھنا مستحب ہے۔ سب سے افضل نفلی روزے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنا ہے۔ افطار کیے بغیر ہمیشہ روزے رکھنا اور جمعہ یا ہفتہ کا الگ طور پر روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ عیدین اور ایام تشریق میں اور رمضان کے استقبال کے لیے ایک دن یا دو دن پہلے روزے رکھنا حرام ہے۔

اعتکاف مساجد میں کسی بھی وقت اعتکاف بیٹھا جا سکتا ہے۔ البتہ رمضان میں اس کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ خصوصاً آخری دس دنوں میں۔ ان دنوں میں اعمال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کوشش کرنا اور قدر کی راتوں میں نوافل پڑھنا مستحب ہے اور معتکف صرف اشد ضرورت کے لیے ہی باہر آسکتا ہے۔

حج

جو مکلف شخص حج کے لیے استطاعت رکھتا ہو اس پر فوری طور پر حج فرض ہو جاتا ہے اور اسی طرح عمرہ بھی اور ایک مرتبہ سے زائد نفل ہے۔

فصل حج تمتع[1] یا قران یا مفرد میں سے کسی ایک صورت کو ارادے کے ساتھ متعین کرنا واجب ہے اور ان میں پہلی صورت افضل ہے۔ اور اس کے لیے احرام معروف مقامات سے باندھا جائے گا اور جو شخص ان مقامات کے اندر ہو۔ وہ اپنے گھر سے احرام باندھے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی باندھ لیں۔

فصل محرم قمیص، پگڑی، ٹوپی، شلوار اور پاجامہ نہیں پہن سکتا اور نہ ایسا کپڑا جسے سرخ رنگ یا زعفرانی رنگ دیا گیا ہو اور نہ موزے۔ لیکن اگر اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔ عورت نہ نقاب پہن سکتی ہے اور نہ دستانے اور نہ ایسا کپڑا جسے سرخ یا زعفرانی رنگ دیا گیا ہو اور وہ احرام میں بھی خوشبو نہ لگائے اور نہ اپنے بال منڈوائے الّا یہ کہ اسے کوئی عذر ہو۔ نہ کوئی غلط کام

---

[1] حج تمتع کا معنی یہ ہے کہ عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے اور حج کے لیے نیا احرام باندھا جائے۔ اور حج قران یہ ہے کہ عمرہ اور حج کے لیے ایک ہی احرام ہو بشرطیکہ حاجی قربانی اپنے گھر سے لے کر گیا ہو اور حج مفرد یہ ہے کہ صرف حج کیا جائے۔ اس کے ساتھ عمرہ نہ ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ نہ کسی کو گالی دے اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔ نہ نکاح کرے اور نہ نکاح پڑھائے۔ نہ منگنی کرے۔ نہ کوئی شکار کرے اور جو کرے گا تو اسے اس شکار کے برابر وہ جانور بدلے میں دینا ہو گا جس کے متعلق دو دیانتدار شخص رائے دیں۔ وہ کسی دوسرے شخص کا شکار کیا ہوا جانور بھی نہیں کھا سکتا اِلّا یہ کہ شکار کرنے والا محرم نہ ہو اور اس نے اس کے لیے شکار نہ کیا ہو۔ اور وہ حرم کے درخت نہ کاٹے سوائے اذخر گھاس کے مگر وہاں کے پانچ موذی جانوروں کو مارنا جائز ہے۔ مدینے کے حرم کا شکار اور اس کے درخت مکے کے حرم کی طرح ہیں لیکن اگر کوئی اس کے درخت یا گھاس وغیرہ کاٹے گا تو اس کا لباس اور ہتھیار وغیرہ اس شخص کے لیے حلال ہو جائیں گے جو اسے یہ کام کرتا پالے گا۔ اسی طرح وادئ وِج کا شکار اور درخت بھی حرام ہیں۔

فصل مکہ میں آنے کے بعد حاجی سات چکر لگا کر طواف کرے گا۔ پہلے تین میں تیز دوڑے گا اور باقی میں آہستہ چلے گا اور حجرِ اسود کو بوسہ دے گا یا چھڑی وغیرہ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کرے گا۔ اسی طرح وہ رکن یمانی کو بھی چھو کر گزرے گا۔ حجِ قران کرنے والے کے لیے ایک ہی طواف کافی ہے اور ایک ہی سعی۔ طواف کے دوران اسے باوضو اور لباس پہنے ہوئے ہونا چاہیئے۔ حائضہ عورت وہ تمام اعمال کرے گی جو دوسرے حاجی کرتے ہیں مگر وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔ طواف کے وقت اللہ کا ذکر کرنا پسندیدہ ہے اور فارغ ہونے کے بعد حاجی مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھے گا اور پھر رکنِ یمانی کو آ کر چھوئے گا۔

فصل پھر وہ مسنون دعائیں پڑھتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے گا اور اگر وہ حجِ تمتع کر رہا ہو تو سعی کے بعد وہ حلال ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ جب ترویہ کا دن ہو گا تو وہ حج کے لیے احرام باندھے گا اور منیٰ کی طرف چلا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ اور وہاں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز پڑھے گا۔

فصل | پھر عرفہ کی صبح کو وہ عرفات جائے گا تلبیہ اور تکبیریں کہتے ہوئے، اور وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھے گا اور امام خطبہ دے گا۔ اور پھر مغرب کے بعد عرفات سے واپس لوٹے گا اور مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء پڑھے اور وہیں رات گزار کر فجر کی نماز پڑھنے کے بعد مشعر الحرام میں آئے گا اور وہاں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سورج طلوع ہونے سے پہلے تک وہیں ٹھہرے گا۔ پھر بطنِ محسر میں آئے گا اور درمیانے راستے پر چلتے ہوئے اس جمرہ کے پاس آئے گا جو درخت کے پاس ہے اور اسے جمرہ عقبہ کہتے ہیں۔ وہاں وہ سات کنکریاں مارے گا جنہیں وہ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر پھینکے گا، اور ہر کنکری کو مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے گا۔ ان کنکریوں کو مارنے کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔ البتہ عورتیں اور بچے اس سے پہلے بھی مار سکتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنا سر منڈوائے یا ترشوائے گا اور اس سے بیوی کے سوا باقی تمام اشیاء اس پر حلال ہو جائیں گی۔ جس شخص نے کنکر مارنے سے پہلے سر منڈوالیا یا قربانی ذبح کرلی یا بیت اللہ میں چلا گیا تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ پھر وہ منٰی میں واپس آئے گا اور وہاں تشریق کے ایام میں رہے گا اور ہر روز تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارے گا، پہلے جمرۂ دنیا کو پھر وسطیٰ کو اور پھر عقبہ کو۔ امامِ حج کے لیے مستحب ہے کہ وہ یوم نحر کو خطبہ دے اور ایامِ تشریق کے درمیان میں بھی۔ اس کے بعد حاجی طوافِ افاضہ یعنی طوافِ زیارت کرے گا اور جب وہ حج کے اعمال سے فارغ ہو جائے اور واپس آنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے طوافِ وداع کرنا ضروری ہے البتہ حائضہ کے لیے اس کی رخصت دے دی گئی ہے۔

فصل | سب سے افضل قربانی اونٹ کی ہے پھر گائے کی اور پھر بکری کی۔ گائے اور اونٹ سات افراد کی طرف سے کفایت کر سکتے ہیں۔ قربانی دینے والے کے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے کہ وہ اپنی قربانی کا گوشت کھائے اور اس پر سواری کرے اور اسے اشعار کرنا اور اس کے گلے میں قلادہ وغیرہ ڈالنا پسندیدہ ہے اور جو شخص اپنی قربانی بیت اللہ کے لیے بھیجے تو اس پر وہ اشیاء حرام نہیں ہوں گی جو محرم پر ہوتی ہیں۔

عمرہ مفردہ | اس کے لیے میقات سے احرام باندھا جائے گا اور جو مکہ میں ہو وہ حرم سے باہر آ کر احرام باندھے گا۔ پھر طواف اور سعی کرے گا اور سر منڈائے یا ترشوائے گا۔ عمرہ سال کے دوران کسی وقت کیا جا سکتا ہے۔

نکاح

جو شخص استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے نکاح کرنا جائز ہے لیکن جسے گناہ کے مرتکب ہونے کا خدشہ ہو اس کے لیے واجب ہے اور ترکِ دنیا جائز نہیں، اِلّا یہ کہ کوئی حقوق ادا کرنے سے عاجز ہو اور مناسب یہ ہے کہ عورت محبت کرنے والی اور نسلِ انسانی میں اضافے کا باعث بننے والی، کنواری اور خوبرو ہو۔ حسب نسب والی اور دین پر عمل کرنے والی ہو۔ اگر لڑکی بڑی عمر کی ہو تو نکاح کا پیغام اسے بھیجا جائے اور جو شخص اس کا ہمسر ہو اس کے متعلق اس کی رضا حاصل کرنا ضروری ہے اور اگر لڑکی چھوٹی عمر کی ہو تو اس کے سرپرست کو پیغام بھیجا جائے۔ کنواری کی رضا اس کا خاموش رہنا ہے۔ عدت کے ایام میں اور کسی کی منگنی ہو چکنے پر پیغام بھیجنا حرام ہے۔ منگیتر کو ایک نظر دیکھ لینا مستحب ہے اور نکاح سرپرست کی اجازت اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر درست نہیں ہوتا اِلّا یہ کہ سرپرست مطلقہ یا بیوہ کی رضا میں رکاوٹ بن رہا ہو یا غیر مسلم ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دولہا اور دلہن میں سے ہر ایک کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنا کوئی نمائندہ مقرر کرلیں خواہ وہ دونوں کا ایک ہی ہو۔

فصل نکاح متعہ منسوخ ہے اور اس کو جائز کہنا حرام ہے۔ اسی طرح وٹے سٹے کا نکاح بھی جائز نہیں۔ خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ عورت کی عائد کردہ شرائط کو پورا کرے اِلّا یہ کہ وہ کسی حرام کو حلال کر دینے والی ہوں یا کسی حلال کو حرام کرنے والی ہوں۔ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی زانیہ یا مشرکہ عورت سے نکاح کرے۔ اسی طرح کسی عورت کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی زانی یا مشرک مرد سے نکاح کرے۔ اور ان عورتوں سے نکاح کرنا بھی حرام ہے جن کے متعلق قرآن نے تصریح کر دی ہے۔ نکاح کے بارے میں رضاع بھی نسب کی طرح ہے۔ کسی عورت اور اس کی خالہ یا پھوپھی کو بیک وقت نکاح میں رکھنا جائز نہیں اور اسی طرح آزاد اور غلام مرد کے لیے عورتوں کی جو تعداد مقرر کی گئی ہے اس سے بڑھ کر نکاح بھی حرام ہے۔ جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔ جب کسی لونڈی کو آزاد کر دیا جائے تو اپنے معاملے کی خود مالک ہوگی۔ اور اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا جائے گا۔ کسی عیب کے ظاہر ہونے کی بنا پر نکاح کو فسخ کرنا درست ہے اور جب کفار اسلام لے آئیں تو ان کے نکاحوں میں سے اس نکاح کو باقی رکھا جائے گا جو شریعت کے مطابق ہو۔ جب میاں بیوی میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو ان کا نکاح ختم ہو جائے گا، اور عدت واجب ہو جائے گی لیکن اگر مرد اسلام لے آئے اور ابھی تک عورت نے کوئی اور نکاح نہ کیا ہو تو ان کو پہلے نکاح پر ہی باقی رکھا جائے گا خواہ کتنی ہی مدت گزر چکی ہو بشرطیکہ وہ اکٹھا رہنا چاہیں۔

فصل مہر دینا واجب ہے۔ خواہ اس میں لوہے کی انگوٹھی یا قرآن پڑھا دینے کا معاملہ ہو۔ مگر مہر کو بہت زیادہ بڑھا دینا مکروہ ہے۔ جو شخص کسی عورت سے شادی کرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن مہر مقرر نہ کیا ہو تو اس کو عام عورتوں کا سا مہر ملے گا بشرطیکہ وہ دونوں خلوت سے ہو گزریں۔ خلوت سے پہلے بھی مہر کا کچھ حصہ ادا کر دینا مستحب ہے۔ خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن سلوک رکھے اور بیوی کے لیے واجب ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے۔ اور جس شخص کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں تو وہ باری کی تقسیم اور دیگر ضروریاتِ زندگی کے بارے میں عدل سے کام لے۔ اور جب وہ کسی سفر کے لیے جائے تو ان کے مابین قرعہ ڈالے (اور ان میں سے کسی کو ساتھ لے جائے۔) عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی باری کسی اور کو دے دے یا اپنی باری ختم کرنے پر خاوند سے بات طے کر لے۔ خاوند نئی اور کنواری دلہن کے ہاں سات دن ٹھہرے اور مطلقہ یا بیوہ کے ہاں تین دن۔ عورت سے عزل کرنا اور غیر فطری طریقے سے خلوت کرنا جائز نہیں۔

نسل | بچہ بستر والے کیلئے ہے اور کسی اور سے اس کی مشابہت کا کوئی اعتبار نہیں جب تین شخص کسی ایک لونڈی کی ملکیت میں شریک ہوں اور ایک ہی طُہر میں اس سے خلوت کریں اور اس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو جائے اور وہ اس کے متعلق دعوے کریں تو قرعہ ڈالا جائے گا اور جو قرعے کے ذریعے اس کا مالک بنے گا تو وہ دوسروں کو دیت کا دو تہائی حصہ ادا کرے گا۔

www.KitaboSunnat.com

طلاق | طلاق اس شخص کی طرف سے درست ہو گی جو مکلف اور خود مختار ہو خواہ مذاق میں ہی طلاق دے بیٹھے۔ جبکہ عورت ایسے طُہر میں ہو جس میں اس نے اس سے خلوت نہ کی ہو اور جس سے پہلے حیض یا واضع حمل میں اس نے اسے طلاق دی ہو۔ اس صورت کے علاوہ کسی اور میں طلاق دینا حرام ہے۔ اس قسم کی طلاق یا ایک سے زائد ان طلاقوں کے وقوع کے بارے میں جن کے درمیان رجوع کا وقفہ نہ ہو، اختلاف ہے اور راجح مسلک یہ ہے کہ ایسی طلاقیں واقع ہی نہیں ہوتیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فصل طلاق کے کنایے میں جب ارادہ مخفی ہو یا عورت کو اختیار دیا جائے اور وہ علیحدگی پسند کرے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ جب خاوند طلاق کو کسی اور کے سپرد کرے تو اس کی طرف سے واقع ہو جائے گی۔ بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے لینے سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ جب طلاق رجعی ہو تو خاوند اپنی بیوی کا زیادہ مستحق ہے جبکہ وہ عدت کے دوران رجوع کرے۔ لیکن تین طلاقوں کے بعد جب تک وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے اُس پہلے کے لیے حلال نہیں ہوگی۔

خلع جب خاوند اپنی بیوی سے خلع کرے تو اس کی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں ہوگا اور محض رجوع کرنے سے وہ اس کی دوبارہ نہیں ہو جائے گی۔ اور خلع تھوڑے اور زیادہ مال سے جائز ہے جب تک وہ اس مقدار سے تجاوز نہ کرے جو اس خاوند نے اسے دیا ہو۔ خلع کے متعلق میاں بیوی دونوں کی رضا ضروری ہے۔ یا پھر حاکم ان دونوں میں تفریق پیدا کر دے گا اور یہ ایک طرح کا فسخ ہے جس کی عدت ایک حیض ہے۔

ایلاء اس کا مفہوم یہ ہے کہ خاوند اپنی تمام یا کچھ بیویوں کے متعلق قسم کھا لے کہ وہ ان کے قریب نہیں جائے گا۔ اگر اس نے کوئی مدت مقرر نہ کی ہو یا چار ماہ سے زیادہ مدت مقرر کر دی ہو تو چار ماہ گزرنے کے بعد اسے رجوع کر لینے یا طلاق دینے کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔

ظہار اس کا معنی یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے کہے تُو مجھ پر میری ماں کی طرح ہو یا میں نے تجھ سے ظہار کیا ہے یا اس مفہوم کے کوئی اور الفاظ استعمال کرے۔ تب اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے خلوت کرنے سے پہلے کفارے کے طور پر ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو متواتر دو ماہ روزے رکھے۔ حاکمِ وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ بیت المال سے اس سلسلے میں اس کی مدد کرے اگر وہ مستحق ہو اور روزے رکھنے کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ اس مدد کو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے صرف کر سکتا ہے اور اگر ظہار کسی خاص وقت تک کے لیے ہو تو وہ ختم ہونے پر ظہار ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس نے وقت ختم ہونے یا کفارہ دینے سے پہلے خلوت کر لی تو اس کے بعد وہ اس سے باز رہے گا حتیٰ کہ کفارہ ادا کرے یا وقت گزر جائے۔

لعان جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور وہ اس کا اعتراف نہ کرے اور نہ آدمی ہی اپنے الزام سے رجوع کرے تو وہ اس سے لعان کرے گا اور مرد اللہ کے نام پر چار شہادتیں اس بات پر دے گا کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہے گا کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو۔ اس کے بعد عورت چار بار شہادت دے گی کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے گی کہ اس پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ سچا ہو۔ اور اگر وہ لعان کے وقت حاملہ ہو یا بچہ پیدا ہو چکا ہو تو بچے سے انکار کو خاوند کی قسموں میں شامل کیا جائے گا۔ اس کے بعد حاکم دونوں میں تفریق کر دے گا اور وہ عورت ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہو جائے گی اور بچہ ماں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور جو شخص اس بچے کی بنا پر اس پر تہمت لگائے وہ تہمت کی حد کا مستحق ہو گا۔

عدت طلاق کی بنا پر حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور حائضہ کی تین حیض اور ان کے علاوہ باقی عورتوں کی تین ماہ اور بیوہ کی چار مہینے اور دس دن اور اگر بیوہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک ہے۔ جس عورت سے خلوت نہ ہوئی ہو اس کے ذمہ کوئی عدت نہیں۔ اس بارے میں لونڈی بھی آزاد عورت کی طرح ہے۔ جو بیوہ عدت گزار رہی ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ زیب و زینت ترک کر دے اور اس گھر میں رہے جس میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے یا جس میں اسے اس کی وفات کی خبر ملی ہے۔ اور جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے، وہ چار سال تک انتظار کرے اور پھر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیوہ کی سی عدت گزارے اور جب تک وہ کسی سے شادی نہ کرے اسی خاوند کی بیوی شمار ہوگی۔

فصل اگر لونڈی حائضہ ہو تو اس کے استبراء کے لیے ایک حیض عدت ہے۔ اور اگر حاملہ ہو تو وضع حمل ہے اور جسے حیض آتا ہی نہیں تو اس کی عدت حمل نہ ہونے کی واضح علامت ملنے تک ہے۔ کنواری اور چھوٹی عمر کی لونڈی کے لیے استبراء ضروری نہیں اور نہ بیچنے والے پر استبراء کی ذمہ داری ہے۔

نان ونفقہ خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی اور اپنی طلاق یافتہ کو (بائنہ نہیں) نان ونفقہ دے۔ جبکہ وہ بیوگی کی عدت بھی نہ گزار رہی ہو۔ لیکن اگر وہ حاملہ ہوں تو انہیں اخراجات دینا ضروری ہے۔ اسی طرح مالدار باپ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تنگدست بیٹے کو اخراجات کے لیے مال دے۔ اور مالدار بیٹے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے والد کو دے۔ مالک کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنے غلاموں کے اخراجات ادا کرے۔ رشتہ داروں کو کچھ دینا صلۂ رحمی کے طور پر ہے ورنہ واجب نہیں ہے۔ جس کے اخراجات کسی پر واجب ہوں تو اس کا لباس اور رہائش بھی اس کے ذمہ ہے۔

رضاعت رضاعت اس وقت ثابت ہوگی جب دودھ کی موجودگی کے یقین کے ساتھ پانچ بار دودھ پلایا جائے اور بچے کا دودھ چھڑایا نہ گیا ہو۔ رضاعت کی بنا پر بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ اختلاف کی صورت میں دودھ پلانے والی کی بات مانی جائے گی۔ بڑی عمر کے لڑکے کو دودھ پلانا بھی جائز ہے۔ تاکہ کسی عورت کے لیے اسے دیکھنا درست ہو سکے، خواہ وہ داڑھی والا ہی کیوں نہ ہو۔

پرورش اور تربیت بچے کی سب سے زیادہ حقدار اس کی ماں ہے جب تک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ کسی اور سے نکاح نہ کرے۔ اس کے بعد خالہ پھر والد۔ اس کے بعد حاکم رشتہ داروں میں سے اس شخص کو اس کا ولی مقرر کرے گا جو اس ذمہ داری کو نبھانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

بیع

خرید و فروخت میں بائع اور مشتری کی صرف رضامندی ضروری ہے خواہ یہ ایسے شخص کے اشارے سے ظاہر ہو جو گفتگو کر سکتا ہو۔ شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں اور کتے اور بلی اور خون اور نر چڑھانے اور ہر حرام چیز کی خرید و فروخت جائز نہیں اور جس بیع میں دھوکا پایا جاتا ہو جیسا کہ پانی میں مچھلی کی بیع یا حاملہ کے حمل کی یا ایک دوسرے کی طرف اپنا اپنا مال پھینک کر بیع کرنا یا محض مال کو ہاتھ لگا کر سودا کرنا اور تھنوں میں دودھ کی بیع اور بھاگے ہوئے غلام کی اور مال غنیمت کی بیع تقسیم سے پہلے اور پھلوں کی پکنے سے پہلے اور جانور کی پشت پر اون کی بیع اور دودھ میں گھی کی اور کچے کھیت کی اناج کے بدلے اور کچی کھجوروں کی چھوہاروں کے بدلے اور سال سے زائد عرصے کے لیے کھجوروں کی بیع۔ سودے کے لیے سائی اور ایسے شخص کے پاس رس فروخت کرنا جو شراب بناتا ہو۔ معدوم کی معدوم کے عوض اور مال قبضے میں لینے سے پہلے فروخت کرنا، حتیٰ کہ اس میں دو صاع جاری ہو جائیں۔ بیع میں استثنار کرنا جائز نہیں اِلّا یہ کہ مال معلوم ہو اور اس کی ایک صورت فروخت کردہ جانور کی پشت یعنی اون کو مستثنیٰ کرنا ہے۔ خونی رشتوں میں بیع کے ذریعے تفریق ڈالنا جائز نہیں ہے اور نہ یہ کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال اپنے گھر پر فروخت کرے اور بولی دے کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھاؤ چڑھانا، بیع پر بیع کرنا اور مال لانے والوں کو منڈی میں پہنچنے سے پہلے جا ملنا اور ذخیرہ کرنا اور نرخ بڑھانا جائز نہیں۔ کسی آفت کی بنا پر ہونے والے نقصان کو معاف کر دینا ضروری ہے۔ بیک وقت ادھار اور بیع اور ایک بیع میں دو شرطیں اور ایک بیع میں دو بھاؤ اور غیر موجود چیز کا نفع لینا اور غیر موجود چیز کو فروخت کرنا جائز نہیں اور دھوکہ نہ دینے کی شرط لگا کر بیع کرنا جائز ہے۔ جب تک بائع اور مشتری ایک مجلس میں رہیں، ان کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

ربٰو سونے کی بیع سونے کے بدلے اور چاندی کی چاندی کے بدلے اور گندم کی گندم کے بدلے اور جَو کی جَو کے بدلے اور کھجوروں کی کھجوروں کے بدلے اور نمک کی نمک کے بدلے حرام ہے الّا یہ کہ سب برابر ہوں اور معاملہ نقد ہو۔ دوسری اشیاء کو ان کے ساتھ شامل کرنے میں اختلاف ہے۔ اگر اجناس مختلف ہوں تو سودے میں ان کی کمی بیشی جائز ہے جب کہ سودا نقد ہو۔ تبادلہ کی جانے والی مقداروں کے برابر ہونے کے متعلق علم نہ ہونے کی صورت میں ایک جنس کی بیع بھی درست نہیں خواہ اس کے ساتھ کوئی اور جنس ملی ہو۔ تازہ کھجوروں کی بیع خشک کھجوروں کے بدلے جائز نہیں اِلّا یہ کہ کچی کھجوریں کھانے کے لیے فروخت کی جائیں۔ گوشت کی بیع زندہ جانور کے بدلے جائز نہیں۔ ایک جنس کے متعدد جانوروں کو ایک کے بدلے میں فروخت کیا جا سکتا ہے۔ فروخت کردہ مال کو بعد میں کم قیمت پر خود خرید لینا جائز نہیں ہے۔

سودے میں اختیار بائع کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مال کے عیب کو ظاہر کرے ورنہ مشتری کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا اور وہ ضمانت کے مطابق سامان اور رقم دے گا۔ دھوکے کی بنا پر مشتری کو سودا واپس کرنے کا اختیار ہے اور اسی کی صورت وہ جانور ہے جس کے تھن باندھ دیے گئے ہوں۔ البتہ وہ اس کے ساتھ دو سیر اور گیارہ چھٹانک اناج بھی دے گا اور اختیار اس شخص کے لیے بھی ہے جسے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دھوکا دیا گیا ہو یا جس نے بازار میں پہنچنے سے پہلے مال فروخت کر دیا ہو۔ نا جائز بیع کرنے والوں کو بھی فسخ کا اختیار حاصل ہے۔ جس شخص نے دیکھے بغیر کوئی چیز خریدی ہو تو دیکھنے پر اسے واپس کرنے کا اختیار ہو گا۔ اسی طرح جس نے اختیار کی شرط کے ساتھ مال خریدا ہو وہ بھی واپس کر سکتا ہے۔ جب بائع اور مشتری کا سودے کے متعلق اختلاف ہو جائے تو بات بائع کی مانی جائے گی۔

بیع سلم | اس کا مفہوم یہ ہے کہ معاملہ طے پانے کی مجلس میں رأس المال اس شرط پر ادھار دے کہ جس چیز کے متعلق ان کا سمجھوتہ ہوا ہے۔ دوسرا فریق اسے ایک مدتِ مقررہ پر دے دے گا۔ اور وہ وہی چیز لے گا جس پر ان کا معاملہ طے پایا ہے یا پھر اپنی اصل رقم واپس لے لے گا اور قبضے میں لینے سے پہلے اس میں تصرف نہیں کرے گا۔

قرض | قرض کی رقم کے مثل رقم واپس کرنا ضروری ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ اس رقم سے افضل یا زیادہ ہو جبکہ اس کی شرط نہ لگائی گئی ہو اور یہ ہرگز جائز نہیں کہ قرض اپنے ساتھ نفع لائے۔

شفعہ | اس کا سبب کسی شے میں شراکت ہونا ہے خواہ وہ منقولہ ہو لیکن جب تقسیم ہو جائے تو پھر شفعہ کا حق نہیں رہتا۔ شراکت دار کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی چیز کو فروخت کر دے جب تک اپنے ساتھی کو اطلاع نہ دے۔ اور حقِ شفعہ کچھ مدت گزر جانے کی وجہ سے باطل نہیں ہوتا۔

اجارہ | اجارہ ہر اس کام میں جائز ہے جس سے شریعت نے منع نہ کیا ہو۔ معاملہ کرتے وقت اجرت کی مقدار معلوم ہونی چاہیئے اور اگر ایسا نہ ہو تو اجیر کو حق حاصل ہے کہ عام معروف طریقے سے اجرت وصول کرے۔ سینگی لگانے والے کی اجرت اور فاحشہ کے معاوضے اور نجومی کے نذرانے اور نر چڑھانے کے معاوضے اور موذن کی اجرت اور آٹا پیسنے والے کی کٹوتی سے ممانعت کی گئی ہے۔ قرآن کی تلاوت پر اجرت لینا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے تعلیم پر نہیں۔ کسی چیز کو کسی مدت تک معین مقدار کے ساتھ کرائے پر دینا جائز ہے اور اسی کی ایک صورت زمین کو کرائے پر دینا ہے۔ اس کی پیداوار کے نصف پر دینا جائز نہیں۔ جس شخص نے اس چیز کو خراب کر دیا یا ضائع کر دیا جس پر اسے اجیر رکھا گیا تھا تو وہ اس کا ضامن ہو گا۔

زمین کی آباد کاری اور عطائیگی | جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جس کو پہلے کسی نے آباد نہ کیا ہو تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور وہ اس کی ملک ہو گی اور حاکم وقت اگر مصلحت سمجھے تو وہ کسی شخص کو بے آباد زمین یا کان یا پانی کے ذرائع میں سے کچھ حصہ عطا کر سکتا ہے۔

شراکت | سب لوگ پانی، آگ اور گھاس میں برابر کے شریک ہیں۔ جب پانی کے حق داروں میں تنازعہ ہو جائے تو اس کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو اوپر کی طرف ہو، اور اس کے بعد دوسرے ہیں۔ اوپر کا شخص پانی ٹخنوں تک اپنے کھیتوں میں کھڑا کرے اور پھر دوسرے کے لیے چھوڑ دے۔ زائد پانی کو روک رکھنا جائز نہیں۔ حاکم وقت کو حق حاصل ہے کہ وہ زمین کے کچھ قطعات ضرورت کے وقت بیت المال کے جانوروں کو چرانے کے لیے مخصوص کر لے۔ نقدی اور اموالِ تجارت میں بھی شراکت جائز ہے اور نفع سمجھوتے کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ مضاربت جائز ہے جب تک وہ کسی ناجائز کاروبار میں نہ ہو۔ جب شراکت دار راستے کی چوڑائی میں اختلاف کریں تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھی جائے گی۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے روک دے۔ شراکت داروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں۔ اور جو شخص اپنے شراکت دار کو نقصان پہنچائے گا تو حاکم اس گھر کو یا درختوں کو اکھڑوانے کا حکم دے کر سزا دے سکتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رہن مقروض جس چیز کا مالک ہو اسے قرض میں بطور رہن رکھنا جائز ہے۔ رہن میں رکھے گئے جانور پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس کے لیے اخراجات برداشت کیے جائیں۔ رہن کو ہمیشہ کے لیے قبضے میں رکھنا جائز نہیں۔

امانت اور ادھار امانت دار اور ادھار لینے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ امانت کو ادا کرے اور ایسے شخص کی بھی خیانت نہ کرے جو اس سے خیانت کرتا ہے جب اس کی زیادتی یا خیانت کے بغیر چیز تلف ہو جائے تو وہ اس کا ضامن نہیں۔ کسی ضرورت مند کو ڈول، ہنڈیا یا دودھ دینے والا جانور یا اللہ کے لیے کسی کو سواری دینے سے انکار کرنا جائز نہیں۔

غصب غصب کرنے والا گناہ گار ہے اور جو اس سے چھینا ہو اسے واپس کرنا ضروری ہے۔ کسی مسلمان کا مال اس کی رضا کے بغیر لینا جائز نہیں اور کسی بھی ظالم کا کوئی حق نہیں۔ جس شخص نے کسی کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر فصل کاشت کر دی تو اسے اس کی پیداوار سے کچھ نہیں ملے گا البتہ اس کے اخراجات اسے مل جائیں گے اور جو کسی کی زمین میں درخت گاڑ دے تو اسے اکھاڑ لینے ہوں گے۔ غصب شدہ چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ اور جو غصب شدہ چیز کو تلف کر دے تو وہ اس جیسی چیز یا اس کی قیمت ادا کرے گا۔

غلام کی آزادی سب سے افضل غلام وہ ہے جو زیادہ صلاحتیں رکھتا ہو اور خدمت وغیرہ کی شرط کے ساتھ غلام کو آزاد کرنا جائز ہے اور جو شخص اپنے کسی رشتے دار کا مالک بن جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ جو شخص اپنے غلام کا مثلہ کر دے تو اسے آزاد کرنا ضروری ہے ورنہ حاکم اسے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص کسی غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دے تو وہ قیمت ڈالنے کے بعد اپنے دوسرے شرکا کے حصص کا بھی ضامن ہو گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ورنہ صرف اسی کا حصہ آزاد کر دیا جائے گا اور غلام سے محنت کروائی جائے گی جو آزاد کرنے والے نہیں ان کو غلام کی وراثت دینے کی شرط لگانا درست نہیں۔ غلام کو مرنے کے بعد آزاد قرار دینا جائز ہے اور وہ مالک کے مرنے کے وقت آزاد ہو جائے گا۔

لیکن اگر مالک کو ضرورت ہو تو اسے بیچ سکتا ہے۔ غلام سے یہ معاملہ کرنا کہ وہ کچھ مال دے کر آزاد ہو جائے، درست ہے۔ اور جتنا حصہ وہ ادا کردے گا اتنا ہی آزاد ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ مال ادا کرنے سے عاجز آ جائے تو پھر غلام بن جائے گا۔ جس شخص کا اپنی لونڈی سے کوئی بچہ پیدا ہو چکا ہو وہ اسے فروخت نہیں کر سکتا اور وہ اس کے مرنے یا اسے اختیار دینے پر آزاد ہو جائے گی۔

وقف | جو شخص اپنی کوئی ملکیت اللہ کی راہ میں وقف کردے تو وہ وقف کنندہ ہو جائے گا اور اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس کی پیداوار کو کسی ایسے مصرف میں صرف کرے جس میں اللہ کی رضا ہو اور وقف کا متولی اس سے معروف طریقے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وقف کنندہ کو چاہیے کہ وہ وقف میں اپنے آپ کو عام مسلمانوں کی طرح سمجھے۔ جو شخص کوئی ایسی چیز وقف کرے جو ورثاء کے لیے نقصان دہ ہو تو ایسا وقف باطل ہے اور جس شخص نے کوئی مال مسجد میں یا کسی خانقاہ میں رکھا ہو جس سے لوگ فائدہ نہ اٹھاتے ہوں تو اسے ضرورت مندوں اور عام مسلمانوں کے مفاد میں صرف کرنا جائز ہے اور اس میں سے وہ اشیاء ہیں جو خانہ کعبہ یا مسجد نبوی میں رکھی جائیں۔ قبروں کی تزئین و تعمیر کے لیے یا زائرین کے لیے فتنہ پیدا کرنے کے لیے وقف کرنا جائز نہیں ہے۔

ھدیہ | ہدیہ قبول کرنا اور ہدیہ دینے والے کو جواب میں کچھ دینا جائز ہے اور ہدیوں کا تبادلہ کافر اور مسلمان کے مابین بھی درست ہے اور اس کو واپس لینا حرام ہے۔ ہدیہ دیتے وقت اولاد میں مساوات قائم رکھنا ضروری ہے۔ کسی شرعی مانع کے سوا ہدیے کو واپس کرنا مکروہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہبہ اگر یہ معاوضے کے بغیر ہو تو اس کا حکم ہدیے کا سا ہے، ان تمام معاملات میں جو پہلے گزر چکے ہیں اور اگر وہ معاوضے کے ساتھ ہو تو یہ بیع ہے اور اس کے لیے بیع کا سا حکم ہے۔ عمر بھر کے لیے یا مرنے کے بعد کوئی چیز دینے کا اقرار کرنا ملکیت کو ثابت کر دیتا ہے جو اس شخص کے لیے ہوگی جس کے حق میں یہ اقرار کیا گیا ہو اور اس کے بعد اس کے ورثاء کے لیے ہوگی اور اس سے رجوع جائز نہیں۔

قسم قسم صرف اللہ کے نام کی کھائی جا سکتی ہے یا پھر اس کی صفات میں سے کسی صفت کے ساتھ۔ اس کے علاوہ کوئی قسم کھانا حرام ہے جو شخص قسم کھا کر اِنْ شَاءَ اللہ کہتا ہے تو وہ استثناء کرتا ہے۔ لہذا اس کی قسم کسی صورت میں نہیں ٹوٹے گی۔ جس شخص نے کسی چیز کی قسم کھائی اور پھر اسے اس سے بہتر کوئی کام معلوم ہوا تو اسے وہ بہتر کام کرنا چاہیے اور قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے اور جس شخص کو قسم اٹھانے پر مجبور کیا جائے تو وہ اس پر لازم نہیں ہوتی۔ اور اسے توڑنے سے وہ گناہ گار نہیں ہوتا۔ جھوٹی قسم وہ ہوتی ہے جسے اٹھانے والا جھوٹا سمجھے اور بے مقصد قسموں پر کوئی مواخذہ نہیں اور مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ اگر وہ اس پر کوئی قسم ڈالے تو وہ اسے پورا کرے اور قسم توڑنے کا کفارہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

نذر نذر اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب اس کے ذریعے اللہ کی رضا مقصود ہو لہذا یہ ضروری ہے کہ نذر اللہ کے قرب کا ذریعہ ہو لہذا اس کی نافرمانی کی نذر بے معنی ہے اور معصیت کی نذر کی ایک صورت یہ ہے کہ اولاد کے درمیان برابر کا سلوک نہ کرتے ہوئے اور وارثوں کے حقوق میں کمی بیشی کرتے ہوئے وصیت کی جائے۔ اسی طرح قبروں پر نذر ماننا معصیت ہے اور ایسے کام کی نذر بھی معصیت ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ جس شخص نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی ایسا کام اپنے ذمہ ڈال لیا جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی تو وہ اس پر واجب نہیں ہو گا۔ اسی طرح اگر وہ کام جائز ہو مگر اس کے بس میں نہ ہو تب بھی اس پر واجب نہیں ہے اور جس شخص نے کوئی غیر معین یا معصیت کی یا ایسے کام کی نذر مانی جو اس کے بس میں نہیں تو اس پر قسم توڑنے کا کفارہ لازم آئے گا اور جس شخص نے کفر کی حالت میں اچھے کام کی نذر مانی اور پھر وہ مسلمان ہو گیا تو اسے وہ نذر پوری کرنی ہو گی۔ اور نذر وراثت کے تیسرے حصے میں سے ہی ادا کی جائے گی اور جب نذر ماننے والا مر جائے اور اس کی طرف سے اس کی اولاد نذر ادا کر دے تو اس کی نذر ادا ہو جائے گی۔

ماکولات

اصولی طور پر ہر چیز حلال ہے اور صرف وہی چیز حرام ہو گی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور جس کے متعلق انہوں نے خاموشی اختیار کی ہے وہ معاف ہے۔ لہذا جو چیزیں کتاب اللہ میں مذکور ہیں وہ حرام ہیں اور اسی طرح ہر پھاڑنے والا درندہ اور شکاری پرندہ اور گھریلو گدھے اور غلاظت کھانے والا جانور غلاظت ختم ہونے سے پہلے اور کتے اور بلیاں اور ہر خبیث جانور یہ سب حرام ہیں اور ان کے علاوہ باقی حلال ہیں۔

شکار جس جانور کو تیز ہتھیار یا سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کیا جائے تو وہ حلال ہے جبکہ اس پر اللہ کا نام لیا جائے اور جس جانور کو اس کے بغیر شکار کر لیا جائے تو اسے ذبح کرنا ضروری ہے اور اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی نہ سدھایا ہوا کتا شکار میں شامل ہو جائے تو ان کا شکار حلال نہیں ہو گا۔ اسی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر سدھایا ہوا جانور شکار میں سے کچھ حصہ کھا لے تو وہ بھی جائز نہیں ہوگا اس لیے کہ اس نے اسے اپنے لیے پکڑا تھا اور اگر تیر لگنے کے کچھ دنوں بعد شکار کو مردہ حالت میں پانی سے باہر پالیا جائے تو جب تک وہ بدبو نہ چھوڑ جائے یا یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ کسی اور کے تیر سے مرا ہے، اس وقت تک حلال ہے۔

ذبح | جو چیز خون بہا دے اور گلے کی رگیں کاٹ دے خواہ وہ پتھر ہو یا کوئی اور چیز مگر دانت یا ناخن نہ ہو اور اللہ کا نام لیا جائے تو اس سے ذبح درست ہوگا۔ ذبیحہ کو ایذاء دینا اور اس کا مثلہ کرنا اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے۔ اور جب ذبح کرنا کسی وجہ سے مشکل ہو جائے تو اسے تیر یا نیزہ مار کر حلال کرنا بھی درست ہے اور یہ ذبح کی طرح ہی ہوگا۔ پیٹ کے بچے کی ماں کو ذبح کرنے سے بچہ بھی ذبح ہو جاتا ہے اور جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ دو خون اور دو مردار مچھلی اور مکڑی، جگر اور تلی حلال ہیں اور مضطر آدمی کے لیے مردار کھانا جائز ہے۔

ضیافت | جو شخص میزبانی کی استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مہمانوں کی خدمت کرے اور مہمان نوازی کی حد تین دن ہے اور اس سے زائد صدقہ ہے اور مہمان کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اتنے عرصے تک ٹھہرے کہ میزبان کو مشکل میں ڈال دے اور جب کوئی استطاعت رکھنے والا شخص اپنے فرض کو ادا نہ کرے تو مہمان کے لیے جائز ہوگا کہ وہ اپنی میزبانی کے بدلے اس کے مال میں سے کچھ حصہ وصول کرے۔ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا طعام کھانا جائز نہیں اور کسی کی دودھیل کا دودھ دوہنا اور کسی کے پھل یا اناج کو کھانا اسی میں شامل ہے لیکن اگر کسی کو ان اشیاء کی ضرورت ہو تو ان کے مالک کو آواز دے اور اگر وہ اجازت دے تو کھا لے ورنہ وہ ضرورت کے مطابق دودھ یا پھل کھا لے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور کچھ چھپا کر ساتھ لے جائے۔

کھانے کے آداب | کھانا کھانے والے کو چاہیئے کہ وہ پہلے بسم اللہ پڑھے اور دائیں ہاتھ سے کھائے اور برتن کے کناروں سے لے اور درمیان میں سے نہ لے۔ اور اپنی طرف سے کھائے۔ فارغ ہونے کے بعد وہ انگلیاں اور برتن صاف کرے اور الحمد للہ کہے اور دعا مانگے اور ٹیک لگا کر نہ کھائے۔

مشروبات | ہر نشہ آور اور دماغ کو ماؤف کرنے والی چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ تمام قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانا جائز ہے لیکن دو مختلف اجناس کا نبیذ بنانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح شراب کا سرکہ بنانا بھی جائز نہیں ہے۔ جوش مارنے سے پہلے رس اور نبیذ کو پینا جائز ہے اور ان کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ تین دن تک درست رہتے ہیں۔ کسی چیز کو پینے کے آداب یہ ہیں کہ تین سانس لیے جائیں اور دائیں ہاتھ سے اور بیٹھ کر پیا جائے اور دوسروں کو دیتے وقت داہنے طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کو مقدم رکھا جائے اور پلانے والا خود آخر میں پیے۔ ابتداء میں بسم اللہ کہنی چاہیئے اور آخر میں الحمد للہ۔ برتن میں سانس لینا اور پھونک مارنا اور کسی مشکیزے کے منہ سے پینا مکروہ ہے۔ جب نجاست کسی مشروب میں پڑ جائے تو اسے پینا جائز نہیں اور اگر وہ جامد ہو تو اس نجاست اور اس کے اردگرد کے حصے کو باہر پھینک دیا جائے۔ اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔

لباس | خلوت اور جلوت میں ستر پوشی ضروری ہے اور مرد خالص ریشم نہیں پہن سکتا جب کہ وہ چار انگل سے زیادہ ہو البتہ علاج کے طور پر پہن سکتا ہے اور وہ اس کا بچھونا بھی نہ بنائے اور نہ سرخ رنگ کا لباس پہنے اور نہ تشہیر کرنے والا پہنے اور نہ ایسا لباس پہنے جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہو اور نہ عورتیں مردوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے مخصوص لباس پہنے۔ مردوں کو سونے کے زیورات پہننا جائز نہیں۔ البتہ اس کے علاوہ دوسری دھاتوں سے بنے ہوئے پہن سکتا ہے۔

قربانی

قربانی ہر خاندان کو کرنی چاہیئے اور اس کا کم از کم درجہ ایک بکری ہے اور اس وقت عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے بعد سے لے کر ایام تشریق کے ختم ہونے تک ہے۔ سب سے افضل قربانی وہ ہے جو صحت مند اور موٹی تازی ہو بھیڑوں میں سے کھیرے اور بکریوں میں سے دو ندے سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ علاوہ ازیں بھینگا اور بیمار، لنگڑا اور کمزور اور کٹے ہوئے سینگ اور کان والا جانور بھی جائز نہیں۔ قربانی کرنے والا اس سے صدقہ کرے اور خود بھی کھائے، اور وہ محفوظ بھی رکھ سکتا ہے۔ عیدگاہ میں قربانی کرنا افضل ہے اور جو شخص قربانی دینا چاہے وہ ذوالحج کا چاند طلوع ہونے سے قربانی دینے تک اپنے بال اور ناخن نہ ترشوائے۔

ولیمہ ولیمہ کرنا جائز ہے اور اس دعوت میں شریک ہونا ضروری ہے۔ زیادہ دعوتوں کی صورت میں پہلے آنے والے کو اور پھر اس شخص کو مقدم رکھا جائے جس کا دروازہ قریب ہو لیکن اگر ولیمہ کی تقریب میں کوئی معصیت کا کام ہو رہا ہو تو وہاں جانا جائز نہیں۔

فصل عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک، ولادت کے ساتویں دن۔ اس دن اس کا نام بھی رکھا جائے اور اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا سر منڈوایا جائے اور اس کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کیا جائے۔

طِبّ

مرض کے لیے دوا استعمال کرنا جائز ہے لیکن اس شخص کے لیے اللہ کے سپرد کرنا افضل ہے جو صبر کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ حرام اشیاء سے علاج کرنا حرام ہے گرم لوہے سے داغ لگانا مکروہ ہے اور سنگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں اور نظر بد وغیرہ کے لیے شرک سے مبرا الفاظ سے دم کروانا جائز ہے۔

وکالت

جس شخص کو اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق ہے وہ ہر چیز میں جب تک کوئی مانع موجود نہ ہو کسی کو اپنا نمائندہ بنا سکتا ہے اور اگر کسی کا نمائندہ اس بھاؤ سے بڑھ کر کوئی چیز فروخت کر دے جو اس کے موکل نے مقرر کیا تھا تو اضافہ بھی موکل کا ہو گا اور اگر وہ اس کی ہدایت کے برعکس کام کرے خواہ زیادہ نفع آور معاملے کے لیے ہو یا کسی اور کے لیے اور اس کا موکل اس پر راضی ہو جائے تو وہ معاملہ درست ہو گا۔

ضمانت

جو کوئی کسی زندہ یا فوت شدہ شخص کی ضمانت دے تو عند الطلب مال حوالے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنا اس کے لیے ضروری ہوگا اور اگر وہ اس شخص کا مامور ہو جس کی ضمانت دے رہا ہے تو اس کی طرف رجوع کیا جائے گا اور جس نے کسی شخص کو حاضر کرنے کی ضمانت دی ہو اس پر اسے حاضر کرنا واجب ہے ورنہ اس سے جرمانہ لیا جائے گا۔

صُلح

مسلمانوں کے مابین صلح کرانا جائز ہے مگر ایسی صلح نہیں جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔ معلوم اور مجہول معاملے میں معلوم اور مجہول طریقے سے صلح جائز ہے خواہ انکار کی صورت میں ہو۔ اور قتل کے معاملے میں دیت سے کم یا زیادہ مال پر صلح جائز ہے۔

سپُردداری

جس شخص کا قرض کسی مالدار کے سپرد کیا جائے تو اسے یہ سپرد داری قبول کر لینی چاہیے اور جس کے سپرد کیا جائے اگر وہ اس میں ٹال مٹول کرے یا اسے دیوالیہ قرار دے دیا جائے تو قرض خواہ اپنے اصل مقروض سے مطالبہ کرے گا۔

دیوالیہ

قرض خواہوں کے لیے جائز ہے کہ وہ جو کچھ اس کے پاس موجود پاتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وصول کرلیں البتہ وہ چیزیں نہیں جن کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ہیں مکان، لباس، سردی سے بچاؤ کا سامان اور اہل وعیال سمیت اس کی خوراک۔ اور جو شخص اپنا مال اصل حالت میں پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور جب دیوالیے کا سارا مال بھی اس کے قرض کو ادا نہ کر سکے تو جو کچھ موجود ہو وہ تمام قرض خواہوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا اور جب اس کا دیوالیہ ہونا ثابت ہو جائے تو اسے قید کرنا درست نہیں۔ مالدار شخص کی ٹال مٹول ظلم ہے جو اس کی عزت کو پامال کر دیتا ہے اور اسے سزا کا مستحق بنا دیتا ہے اور حاکم کے لیے جائز ہے کہ وہ دیوالیے کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دے اور اس کے مال کو قرض ادا کرنے کے لیے نیلام کر دے اسی طرح وہ فضول خرچ اور معاملہ کاری سے عاجز شخص پر بھی پابندی لگا سکتا ہے یتیم کو مال میں تصرف کرنے کی اجازت اس وقت تک نہیں دی جائے گی جب تک اس کی معاملہ فہمی کا علم نہ ہو جائے اور اس کے سرپرست کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کے مال میں سے معروف طریقے سے کھائے۔

گمشدہ اشیاء

جو شخص کوئی گم شدہ چیز پائے تو اس کے ظرف وغیرہ کی تشہیر کرے اور اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دے ورنہ سال بھر اس کی تشہیر کرتا رہے۔ اس کے بعد اسے استعمال میں لانا اس کے لیے جائز ہو گا۔ خواہ وہ اسے اپنی ذات پر صرف کرے لیکن مالک کے آنے پر وہ اس کا ضامن ہو گا۔ مکہ میں گم شدہ چیز بہت زیادہ تشہیر کی متقاضی ہے۔ تین بار اعلان کرنے کے بعد چھوٹی موٹی گری پڑی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چیزوں کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ چھڑی اور لاٹھی وغیرہ۔ اونٹ کے سوا دوسرے گم شدہ جانوروں کو بھی پکڑا جا سکتا ہے۔

منصبِ قضاء

فیصلہ اسی شخص کا درست ہو سکتا ہے جو مجتہد ہو اور لوگوں کے مال سے غایت درجہ گریز کرتا ہو اور فیصلہ کرنے میں عدل سے کام لے اور مساوات کے اصول پر فیصلہ سنائے۔ قضاء کے عہدے کا لالچ اور طلب حرام ہے اور حاکمِ وقت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسے شخص کو قاضی بنائے۔ جو شخص منصبِ قضاء کا اہل ہو وہ سخت خطرے میں ہے، درست فیصلہ کرنے کی بنا پر اسے دوہرا اجر ملے گا اور غلط فیصلے کی بنا پر ایک اجر، بشرطیکہ وہ صحیح فیصلے تک پہنچنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ رشوت لینا اور اس تحفے کو قبول کرنا جو قاضی ہونے کی وجہ سے اسے دیا گیا ہے، اس کے لیے حرام ہے۔ غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا جائز نہیں اور اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دونوں فریقوں سے برابر کا سلوک کرے اِلّا یہ کہ کوئی فریق غیر مسلم ہو۔ اور وہ فیصلہ کرنے سے پہلے دونوں کا موقف سنے اور ممکن حد تک ان کا حجاب دور کرے ضرورت کے مطابق وہ اپنے مددگار بھی رکھ سکتا ہے اور صلح کرنے کے لیے سفارش اور رہنمائی بھی کر سکتا ہے۔ اس کا فیصلہ صرف ظاہری طور پر ہوگا اور جس کے حق میں فیصلہ دیا گیا ہو اس کے لیے وہ چیز حلال نہیں ہو جائے گی اِلّا یہ کہ فیصلہ حقیقت کے مطابق ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نزاع

دلیل پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور مدعیٰ علیہ قسم کھائے۔ قاضی مدعیٰ علیہ کے اقرار یا دو گواہوں کی شہادت یا ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت یا ایک آدمی کی گواہی اور مدعی کی قسم اور مدعیٰ علیہ کی قسم اور تردیدی قسم اور اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ سنائے گا۔ غیر عادل، خائن، دشمنی رکھنے والے اور تہمت لگانے والے اور ایک خاندان سے وابستہ شخص کی اور شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور اس شخص کی شہادت جائز ہوگی جو کسی کے فعل یا قول کو ثابت کرنے کے بارے میں گواہی دے گا جب کہ اس کی صورت تہمت کی نہ ہو۔ جھوٹی گواہی دینا بڑے گناہوں میں سے ایک ہے جب دو دلائل آپس میں متعارض ہوں اور کوئی وجہ ترجیح موجود نہ ہو تو مدعی سے قسم اٹھوائی جائے گی۔ جب مدعی کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو مدعیٰ علیہ کی قسم کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا خواہ وہ جھوٹی ہی اٹھائے۔ اور اس کے قسم اٹھانے کے بعد کوئی دلیل قبول نہیں کی جائے گی۔ اور جو عاقل و بالغ شخص سنجیدگی کے ساتھ کسی ایسی چیز کا اقرار کرے جو عقل اور عرفِ عام میں محال نہ ہو خواہ کچھ بھی ہو وہ اس پر وہ چیز لازم آ جائے گی اور یہ اقرار ایک مرتبہ ہی کافی ہے، خواہ تعزیرات کو ثابت کرنے والے اسباب میں سے ہو یا کسی اور سے جیسا کہ آئندہ ذکر ہوگا۔

تعزیرات

زانی کی حد | اگر زانی کنوارہ اور آزاد ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اسے ایک سال تک کے لیے علاقہ بدر کر دیا جائے اور اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے کوڑے بھی مارے جائیں جیسا کہ کنوارے کو مارے جاتے ہیں پھر اسے رجم بھی کیا جائے حتیٰ کہ مر جائے۔ اس سزا کے لیے اس کا ایک دفعہ کا اقرار کافی ہے اور مختلف واقعات میں جس تکرار کا ذکر آیا ہے اس کا مقصد صرف جرم کی تحقیق کرنا ہے لیکن شہادت چار آدمیوں کی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اقرار اور شہادت میں زنا کی صراحت موجود ہو۔ زنا کی سزا شبہات پیدا ہونے یا اقرار سے رجوع کر لینے اور عورت اور مرد کے جماع کے قابل نہ ہونے کی بنا پر ساقط ہو جائے گی۔

حدود کے بارے میں سفارش کرنا حرام ہے اور جس شخص کو رجم کیا جانا ہو اس کے لیے سینے تک گڑھا کھودا جائے۔ حاملہ کو اس وقت تک رجم نہ کیا جائے، جب تک وضع حمل نہ ہو جائے اور اگر کوئی بچے کو دودھ پلانے والی اور نہ ہو تو جب تک دودھ نہ پلا لے۔ بیماری کی حالت میں کوڑے مارنا جائز ہے خواہ سو شاخ وغیرہ لے کر ہی۔ جو کوئی کسی مرد سے بدفعلی کرے تو اسے قتل کر دیا جائے خواہ وہ کنوارا ہی ہو۔ اسی طرح مفعول کو بھی قتل کیا جائے اگر وہ برضا و رغبت اس کام میں شریک ہوا اور جو کوئی کسی جانور سے بُرا کام کرے، اسے سزا دی جائے اور غلام کو آزاد آدمی کی سزا سے نصف کوڑے مارے جائیں اور اسے اس کا مالک یا حاکم وقت سزا دے۔

چوری | جو شخص مکلف اور خود مختار ہو کر زیر حفاظت ¼ دینار یا اس سے زیادہ مالیت کا مال چرائے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس کے لیے ایک مرتبہ کا اقرار اور دو دیانتدار آدمیوں کی شہادت کافی ہے اور جو سزا معاف کر سکتا ہو اس کی تلقین مندوب ہے۔ جہاں سے ہاتھ کاٹا جائے وہاں کا علاج کیا جائے اور کٹا ہوا ہاتھ چور کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ جس شخص کا مال چوری ہوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو اگر وہ چور کو عدالت میں لے جانے سے پہلے معاف کر دے تو اس کی سزا ساقط ہو جائے گی اس کے بعد نہیں، اس لیے کہ اب تو واجب ہو گئی۔ پھل اور کھجور کا گودا چرانے کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب کہ وہ صرف کھانے کے لیے چرائے اور بوری میں نہ بھرے اور نہ ہی چھپا کر لے جائے ورنہ اسے چرائے ہوئے مال کی دگنی قیمت دینی ہوگی اور اسے تادیبی سزا بھی دی جائے گی۔ خائن اور ڈاکو اور غاصب کا ہاتھ قطع نہیں ہوگا لیکن ادھار مانگی ہوئی چیزوں کے انکار پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

تہمت کی حد جو شخص کسی دوسرے پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر تہمت کی حد لازم آجائے گی جو اسّی کوڑے ہیں، اگر وہ آزاد ہو۔ اور اگر غلام ہو تو چالیس۔ اور یہ سزا اس کے اقرار یا دو دیانتدار آدمیوں کی شہادت کی بنا پر لاگو ہو جائے گی۔ اور اگر وہ اس پر بھی توبہ نہ کرے تو اس کی گواہی ہمیشہ کے لیے قبول نہیں کی جائے گی۔ اور اگر وہ تہمت لگانے کے بعد چار گواہ لے آئے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اور اسی طرح جس پر اتہام لگایا گیا ہے وہ زنا کا اعتراف کرے تب بھی حد ساقط ہو جائے گی۔

شراب خوری کی حد جو شخص مکلف اور خود مختار ہو کر کوئی نشہ آور چیز پیئے گا تو قاضی کی رائے کے مطابق اسے چالیس یا اس سے کم و بیش کوڑے مارے جائیں گے اور خواہ جوتے ہی مار دیے جائیں۔ اس کے لیے اس کا ایک مرتبہ کا اقرار یا دو آدمیوں کی گواہی کافی ہے۔ خواہ وہ قے کے متعلق گواہی دیں اور چوتھی بار شراب پینے کی بنا پر قتل کرنا منسوخ ہے۔

فصل ان جرائم میں جن کی بنا پر کوئی مقرر سزا نہیں ہے، قید یا مارنے یا اس طرح کی کوئی اور سزا دی جا سکتی ہے مگر وہ دس کوڑوں سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باغی کی حد یہ قرآن میں مذکور اقسام میں سے ایک ہو گی۔ قتل یا پھانسی یا مخالف سمتوں سے ہاتھ پاؤں کاٹنا یا جلاوطنی۔ حاکم وقت جس سزا میں بھی مصلحت سمجھے گا وہی دے سکے گا اور یہ سزا ہر اس شخص کو دی جا سکے گی جو گزرگاہوں پر لوگوں کو لوٹے یا شہروں میں جبکہ وہ اس طرح ملک میں فساد برپا کرنا چاہتا ہو لیکن اگر وہ گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔

بطورِ حد قتل کے مستحقین وہ یہ ہیں:۔ باغی، مرتد، جادوگر، نجومی، اللہ اور اس کے رسول کا دشنام طراز، اسلام کو برا کہنے والا، کتاب اللہ یا سنت کو برا سمجھنے والا، دین میں طعن کرنے والا اور ملحد جب کہ پہلے ان سے توبہ کر لینے کو کہا جائے گا اور شادی شدہ زانی اور لوطی اور مسلح باغی۔

قصاص

اگر ورثاء چاہیں تو قصاص مکلف اور خود مختار شخص پر واجب آجاتا ہے ورنہ وہ دیت کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ عورت کو مرد کے بدلے اور مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جا سکے گا اور غلام کو آزاد کے بدلے اور کافر کو مسلمان کے بدلے اور فرع کو اصل کے بدلے لیکن اصل کو فرع کے بدلے نہیں۔ اعضاء وغیرہ میں بھی قصاص لاگو ہو گا اور زخموں میں بھی اگر ممکن ہو اور قصاص کسی وارث کے معاف کر دینے کی وجہ سے ساقط ہو جائے گا اور اس بناپر دوسرے ورثاً کے لیے دیت لینا ضروری ہو گا اور اگر ورثاء میں سے کوئی چھوٹا ہو تو قصاص کے لیے اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے گا اور وہ زخم رائیگاں ہوں گے جو اس شخص نے لگائے ہوں جس پر ظلم کیا گیا ہے۔ جب ایک شخص پکڑ کر رکھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا قتل کرے تو قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔ قتل خطا میں دیت بھی ہے اور کفارہ بھی۔ اور یہ ارادے کے بغیر ہوتا ہے یا اس کا مرتکب کوئی بچہ ہو یا کوئی دیوانہ ہو اور دیت عصبہ پر لازم آئے گی

دیت

ایک مسلمان آدمی کی دیت یہ ہے۔ سو اونٹ یا دو سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں یا ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم یا دو سو حُلّے۔ قتل عمد یا شبہ عمد کی دیت مزید سخت ہوگی اور وہ اس طرح کہ سو اونٹوں میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں۔ ذمّی کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے اور عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہے اور جن اعضاء میں دیت کے ۱/۳ سے زائد دیت لاگو ہوتی ہے ان میں بھی یہی اصول ہے۔ دونوں آنکھوں، ہونٹوں، ہاتھوں، پاؤں اور خصیوں میں پوری دیت ہے اور ان میں سے ایک پر نصف دیت۔ اسی طرح ناک، زبان، ذکر اور پشت اور دماغ تک پہنچنے والے اور پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم میں مظلوم کی دیت کا ۱/۳ نافذ ہوگا اور ہڈی کو اپنی جگہ سے ہلا دینے والے زخم میں دیت کا ۱/۱۰ اور ۱/۱۰ کا نصف اور ہڈی کو توڑ دینے والے زخم میں دیت کا ۱/۱۰۔ اور ہر دانت میں دیت کا ۱/۲۰ اور ہڈی کو پہنچنے والے زخم میں بھی اسی طرح دیت ہوگی۔ اور جو اِن مذکورہ زخموں کے علاوہ زخم ہیں ان کی دیت ان میں سے کسی کی نسبت کے لحاظ سے ہوگی۔ اور پیٹ میں سے بچہ اگر مردہ نکلے تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اور غلام کے متعلق دیت اس کی قیمت ہے اور زخموں کا ہرجانہ اس قیمت کے اعتبار سے ہوگا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قسامہ اگر قاتل محصور گروہ میں سے ہو تو قسم لینے کا قانون لاگو ہو جائے گا اور اس میں پچاس قسمیں ہوں گی اور قسم کھانے والوں کو مقتول کا وارث منتخب کرے گا اگر وہ قسم کھانے سے گریز کریں تو ان پہ دیت لازم آئے گی اور اگر قسم کھالیں تو دیت ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر معاملہ مشتبہ رہے تو دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

وصیّت

جس شخص کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو تو اس کے لیے وصیت کرنا ضروری ہے۔ کسی وارث کو نقصان پہنچانے کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں اور نہ کسی وارث کے حق میں کی جا سکتی ہے اور نہ کسی گناہ کے کام کے متعلق اور یہ ثواب کے کاموں میں ترکے کے ⅓ تک ہونی چاہیئے لیکن قرض کو پہلے ادا کرنا ضروری ہے اور جو شخص اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ بھی چھوڑ کر نہ جائے تو حاکم وقت بیت المال سے اس کے قرض کو ادا کر دے گا۔

وَراثت

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفصیل کتاب اللہ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کی تقسیم میں اصحاب الفروض سے ابتداء کرنا ضروری ہے اور جو باقی بچے وہ عصبات کے لیے ہو گی۔ اور بہنیں بیٹیوں کے ساتھ مل کر عصبہ ہیں اور پوتی کو بیٹی کے ساتھ ملا کر چھٹا حصہ ملے گا، دو تہائی کو پورا کرنے کے لیے۔ اسی طرح باپ کی طرف سے بہن، سگی بہن کے ساتھ مل کر چھٹا حصہ لے گی۔ ماں نہ ہونے کی صورت میں دادی اور نانی کو چھٹا حصہ ملے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور دادے کو بھی ساقط نہ کرنے والوں کی موجودگی میں چھٹا حصہ ملے گا۔ بیٹے یا پوتے یا باپ کی موجودگی میں بھائیوں اور بہنوں کو وراثت نہیں ملے گی۔ البتہ دادے کی موجودگی میں اس کے متعلق اختلاف ہے۔ بیٹیوں کی موجودگی میں ماں کی طرف سے بھائیوں کے سوا دوسرے وارث ہوں گے۔ باپ کی طرف سے بھائی، سگے بھائی کی موجودگی میں وراثت حاصل نہیں کر سکے گا۔ رشتہ دار بیت المال سے زیادہ حقدار ہیں اس لیے وہ وارث ہوں گے۔ اور اگر فرائض مزاحم ہو جائیں تو عول کے اصول پر عمل ہو گا۔ اور لعان کرنے والی اور زانیہ کا بیٹا صرف اپنی ماں اور اس کے رشتہ داروں کا وارث ہو گا اور اس کی ماں اپنے بیٹے اور اس کے رشتہ داروں کی وارث ہو گی اور بچہ جب پیدائش کے بعد چلائے تب وارث قرار پائے گا۔ آزاد کردہ غلام کی وراثت، اُسے آزاد کرنے والے کو ملے گی لیکن عصبات کی موجودگی میں اسے نہیں مل سکے گی البتہ اسے اصحاب الفروض کے بعد بقیہ مل سکے گا۔ غلام کی وراثت کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔ دو مختلف دین رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے اور نہ قاتل مقتول کا وارث ہو گا۔

www.KitaboSunnat.com

جہاد

جب والدین اجازت دیں تو ہر نیک و بد حاکم کے ساتھ مل کر جہاد کرنا فرض کفایہ ہے اور اگر اخلاص نیت کے ساتھ کیا جائے تو قرض کے سوا سارے گناہ دھو ڈالتا ہے اور قرض کے ساتھ انسانی حقوق بھی لاحق ہیں۔ جہاد کے لیے مشرکین سے مدد نہیں لینی چاہیے۔ البتہ ضرورت کے وقت ایسا ہو سکتا ہے۔ لشکر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرے، البتہ اگر وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی اطاعت جائز نہیں۔ امیر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرے اور ان سے نرم برتاؤ رکھے اور انہیں حرام کاموں سے بچائے اور حاکم کو چاہیئے کہ جب وہ جہاد کے لیے جانے لگے تو اپنے ارادے کے خلاف کسی اور جگہ کی طرف اشارہ کرے اور جاسوس بھیجے اور دشمن کے حالات معلوم کرے اور دستوں کو ترتیب دے۔ جھنڈے اور علامات مقرر کرے۔ لڑائی سے پہلے تین باتوں میں سے ایک کے لیے دعوت دینا ضروری ہے۔ یا اسلام قبول کرو۔ یا جزیہ دو یا پھر جنگ کرو۔ جنگ کے دوران عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے اِلّا یہ کہ کوئی اشد ضرورت پیش آجائے۔ اسی طرح مثلہ کرنا، آگ میں جلانا اور میدان جنگ سے فرار بھی حرام ہے اِلّا یہ کہ اپنے کسی دستے کی پناہ میں جانے کے لیے ہو۔ کفار پر رات کو حملہ کرنا درست ہے اور لڑائی میں حقیقت کے خلاف بات کہنا جائز ہے۔

فصل | لشکر جو مالِ غنیمت لائے اس کے چار حصے اس میں تقسیم ہوں گے اور پانچواں حصہ حاکمِ وقت اپنی صوابدید کے مطابق مختلف مصارف پر خرچ کرے گا۔ سوار مالِ غنیمت میں سے تین حصے لے گا اور پیدل ایک حصہ۔ اور اس بات میں طاقت ور اور کمزور لڑنے والے اور نہ لڑنے والے برابر ہیں۔ حاکم کے لیے جائز ہے کہ وہ لشکر کے کچھ حصے کو زائد حصہ عنایت کرے۔ حاکم کا ایک خصوصی حصہ بھی ہے مگر اس کا عام حصہ لشکر کے عام آدمی کے برابر ہے اور وہ ان لوگوں کو جو مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں ویسے بھی کچھ دے سکتا ہے اور اگر وہ مصلحت سمجھے تو نو مسلموں کی تالیفِ قلب کرنے کے لیے انہیں خرچ دے اور جو مال کفار نے مسلمانوں سے چھینا تھا واپس مل جائے تو وہ اصل مالک کا ہو گا۔ تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں کچھ لینا حرام ہے سوائے خوراک اور گھاس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور خیانت کرنا حرام ہے۔ قیدی بھی مالِ غنیمت میں شامل ہیں اور انہیں قتل کرنا یا ان سے فدیہ لینا یا انہیں ویسے ہی چھوڑ دینا جائز ہے۔

فصل عربوں کو غلام بنانا اور جاسوس کو قتل کرنا جائز ہے اور جب حربی گرفتار کیے جانے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اپنا مال بچالے گا اور جب کسی کافر کا کوئی غلام مسلمان ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ مفتوحہ اراضی کا معاملہ حاکمِ وقت کی رائے پر موقوف ہوگا اور وہ اس کے متعلق زیادہ مناسب فیصلہ کر سکے گا یا اسے غنیمت لانے والوں کے مابین یا تمام مسلمانوں کے درمیان مشترکہ رہنے دے گا۔ جس شخص کو کوئی مسلمان امان دے دے تو اسے قانونی طور پر امان حاصل ہو جائے گی اور دشمن کا ایلچی امان پانے والے کی طرح ہوتا ہے۔ کفار کے ساتھ صلح کرنا جائز ہے خواہ مشروط ہی ہو اور خواہ کسی ایک مدت تک ہو جو زیادہ سے زیادہ دس سال تک ہو سکتی ہے صلح کو جزیے کے ذریعے پختہ کیا جا سکتا ہے اور مشرکین اور ذمیوں کو جزیرہ عرب میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

8312

فصل باغیوں سے لڑائی کرنا ضروری ہے تا آنکہ وہ حق کی طرف پلٹ آئیں۔ ان میں سے قیدی ہونے والوں کو قتل نہ کیا جائے اور بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے اور ان میں سے زخمیوں کو موت تک نہ پہنچایا جائے اور ان کے اموال کو غنیمت نہ بنایا جائے۔

فصل حکام کی اطاعت واجب ہے لیکن اللہ کی نافرمانی میں نہیں اور ان کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں۔ جب تک وہ نماز پابندی سے پڑھتے رہیں اور کھلم کھلا کفر کا اظہار نہ کریں۔ ان کے ظلم پر صبر کرنا چاہیے اور ان کو نصیحت کرتے رہنا چاہیے۔ اور حکام کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت کریں اور ظالم کو ظلم کرنے سے روکیں اور سرحدوں کی حفاظت کریں اور شریعت کے مطابق ان کے انفرادی اور دینی اور مالی معاملات چلائیں اور اللہ کے اموال کو ان کے صحیح مصرف پر خرچ کریں اور ان کا یہ فرض ہے کہ وہ واجبات کی ادائیگی سے بڑھ کر خیر خواہی کرنے سے گریز نہ کریں اور ظاہر و باطن کی اصلاح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز